آدھی رات میں صفوانؒ کے بھتیجے کو جیل سے بلوایا۔ سپاہی اور چوکیدار شمع ہاتھ میں لئے جیل خانہ پہنچے اور صفوانؒ کے بھتیجے کو ابن زیاد کے پاس لے گئے جنہوں نے فوراً رہائی دی۔ یہاں سے وہ سیدھے گھر پہنچے اور صفوان مازنی کو سارا واقعہ سنایا کہ ابن زیاد کو خواب میں دھمکی ہوئی اور اس طرح مجھے بلا ضمانت رہائی مل گئی۔

حماد ابن ثابت راوی ہیں کہ صفوان کی ایک جھونپڑی تھی جس کا شہتیر ٹوٹ گیا۔ لوگوں نے اس کی مرمت کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا:

دعوہ فانما اموت غدًا ۔ اسے رہنے دیجئے میں خود کل مر رہا ہوں۔

اور واقعی دوسرے دن صفوان مازنی اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

ہمارے اسلاف میں سیدنا الامام الشیخ عبدالقادر الجیلانیؒ بھی ان بزرگوں میں سے ہیں جنہیں مردہ دلوں کی مسیحائی، رقت قلبی اور قوت تاثیر کی دولت سے نوازا گیا تھا۔ ان کے مناقب و محامد میں ان کا سریع الدمعہ ہونا بھی منقول ہے کہ عبرت و رقت کی بات سے جلد ان پر گریہ طاری ہو جاتا۔ خود بھی روتے اوروں کو بھی رلاتے۔ شیخ عزالدین بن عبدالسلام اور امام ابن تیمیہ نے ان کی بڑی کرامت اسی وصف "مردہ دلوں کی مسیحائی" کو قرار دیا ہے۔ ان کی قوت تاثیر اور قلب کی توجہ سے لاکھوں انسانوں کو نئی ایمانی زندگی ملی۔ یہاں تک کہ ان کے انفاس قدسیہ کے تصرف و تاثیر سے مجلس میں یہود و نصاریٰ کو اسلام کی دولت نصیب ہوئی اور خود بقول حضرت شیخؒ پانچ ہزار سے زائد یہودی و عیسائی ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد فساق و فجار کو ایمان و طاعات کی زندگی نصیب ہوئی۔ زبان حق ترجمان سے اگر سادہ اور عام فہم الفاظ بھی نکلتے تو لوگ تڑپ کر رہ جاتے۔ غالباً حضرت تھانویؒ کے مواعظ میں نظر سے گذرا ہے کہ ایک بار ان کے عالم و فاضل صاحبزادہ نے علم و فضل کی تکمیل کے بعد علوم و معارف سے لبریز تقریر کی۔ حاضرین پر کوئی خاص اثر نہ ہوا اور جب شیخ علیہ الرحمۃ نے خطبہ کے آغاز میں بطور واقعہ صرف یہی بات کہی کہ رات کو میں نے دودھ رکھا تھا جسے بلی نے آکر پی لیا۔ تو اتنی سی بات سے مجلس میں کہرام بپا ہوا۔

ابن جوزیؒ

چھٹی صدی کے امام ابن جوزیؒ کے تجدیدی اور اصلاحی کارناموں کی کامیابی بھی اسی باطنی دولت اور قوت تاثیر کی رہین منت ہے ——